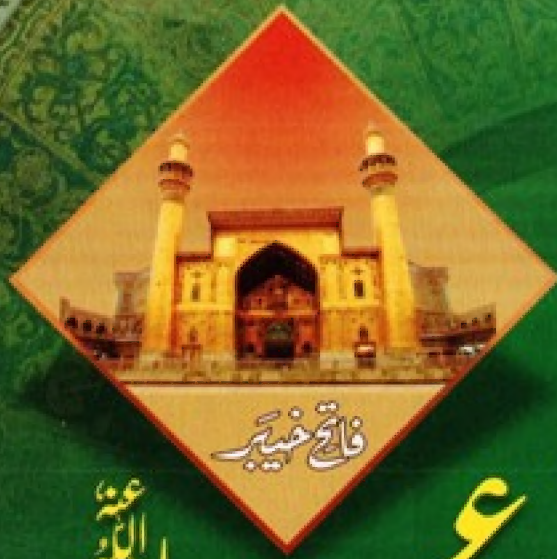


بیت کی تعمیر کا جو کتبہ ہے کلمہ نور الہی



جلد نمبر 3 رمضان المبارک 1437ھ 2016ء شمارہ نمبر 4



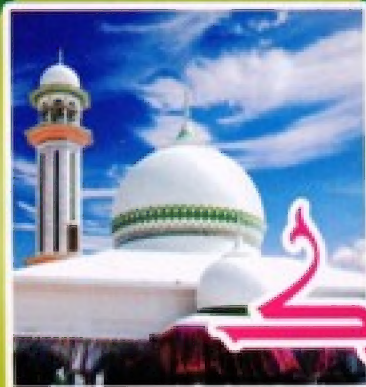
حضرت علی رضی اللہ عنہ

قرآن حکیم اور ہماری زندگی

رمضان اور معمولات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

کریم کی کرم نوازیاں

آسمان طریقوں سے گناہ معاف



رُودادِ عرسِ مبارک

پیشکش: رمضان المبارک 1437ھ 2016ء میں جاری
 ۲۲ دنوں کے لیے ۲۲ روپے میں
 ۲۲ روپے میں ۲۲ دنوں کے لیے

مرضان المبارک
 کی 27 ویں تاریخ
 حصولِ حمت

پیر محمد علاؤ الدین صلی اللہ علیہ وسلم
 نورانی وحی
 نورانی وحی

شرابِ بیداری

مرکزِ نبوی جامع مسجد محمدی الدین

حافظ محمد علی احمد صلی اللہ علیہ وسلم

0345-7796179
 0300-9654311
 0321-7840000
 0312-9658338

پیشکش: رمضان المبارک 1437ھ 2016ء میں جاری
 ۲۲ دنوں کے لیے ۲۲ روپے میں
 ۲۲ روپے میں ۲۲ دنوں کے لیے

محمدی الدین

پیر محمد علاؤ الدین صلی اللہ علیہ وسلم
 نورانی وحی
 نورانی وحی

شرابِ بیداری

1. محمدی الدین
2. نورانی وحی
3. نورانی وحی
4. نورانی وحی
5. نورانی وحی
6. نورانی وحی
7. نورانی وحی
8. نورانی وحی
9. نورانی وحی
10. نورانی وحی
11. نورانی وحی
12. نورانی وحی
13. نورانی وحی
14. نورانی وحی
15. نورانی وحی
16. نورانی وحی
17. نورانی وحی
18. نورانی وحی
19. نورانی وحی
20. نورانی وحی
21. نورانی وحی
22. نورانی وحی

مرکزِ نبوی جامع مسجد محمدی الدین

0345-7796179
 0300-9654311
 0321-7840000
 0312-9658338



حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

میرے لیے میرے اللہ دو حرم ہیں بہت
میرے گناہ تیری رحمتوں سے کم ہیں بہت
تو سامنے کسی تجھ تک رسائی سہل نہیں
یہ راہ راست وہ ہے جس میں بچ و خم ہیں بہت
خطا معاف میں دو وحدتوں کا قائل ہوں
کہ تیرے بعد محمد ﷺ بھی محترم ہیں بہت
کدھر کدھر تیری آواز کی طرف جاؤں
وجود ایک ہے میرا مگر عدم ہے بہت
راہ سلوک میں یہ کون سا مقام آیا
کہ خندہ زن بھی ہوں آنکھیں بھی میری نم ہیں بہت
نیاز مند مظفر کو بھی بنا اُن کا
وہ خاص ہستیاں جن پر تیرے کرم ہیں بہت
مظفروارثی



نعتِ رسول کریم ﷺ

خالی بھی ایمان محمد ﷺ نہیں رہتا
کردار تو رہے ہیں وہاں قد نہیں رہتا
دہار د خاک لگا کرتے ہیں کتے
گنبد میں فقط صاحب گنبد نہیں رہتا۔
حرکت کو اگر ان کی الگ کر دیا جائے
حقیق جہاں کا کوئی مقصد نہیں رہتا۔
ایمان ہے میرا کہ وہ زندہ ہیں حرم میں
زندہ کا جو مسکن ہو وہ مرد نہیں رہتا
جو صحن انسانیت اُن کو نہیں مانے
انسان تو وہ کتے بھی قصد نہیں رہتا
بچنے پہ بھی لگ جاتی ہے اک مہراہی
ہوٹوں پہ فقط بوسہ اسود نہیں رہتا
جو اپنے نکاموں میں سلطائیاں پائے
وہ خاک نہیں ہو کر مسند نہیں رہتا
توہ کی بھی توفیق عنایت ہے خدا کی
ہو جائے جو باقی بڑی، بد نہیں رہتا۔
جو عشق محمد ﷺ سے ہو شر شار مظفر
اُس دل میں یقیں رہتا ہے شاید نہیں رہتا
مظفروارثی

کریم کی کرم نوازاں

قارئین گرامی مرتبت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سارا سال اس کریم کی کرم نوازاں جاری رہتی ہیں۔ مگر رمضان المبارک میں تو کرم نوازیوں کی کوئی حد نہیں۔ لامحدود کرم نوازاں، بے حساب نعمتیں، رحمتیں، بخشش و مغفرت، جہنم سے آزادی، یہ سب بندہ پروری ہے۔ دورِ کریم اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔ روزہ رکھنے پر اجر۔ تراویح پڑھنے پر اجر۔ سحری کھانے پر اجر۔ انفرادی کرنے کے والے پر اجر۔ تنظیم پروری پر اجر۔ تلاوت قرآن پر اجر۔ مہربان پر اور ہر بھی بے حد دے صاحب۔ قربان ہو جائیں رمضان میں لعلِ غرض کے برابر اور غرض کا اجر ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔

آؤ دوستو! اس ماہ مقدس میں ساری برکات اپنے دامن میں سیٹھنے کی سعی جمیل کرتے ہیں۔ غفلت کی زندگی سے توبہ کرتے ہیں۔ اور صدقہ، خیرات، ذکوۃ، خیر خواہی سجادہ کی آباد کاری، مدارس اہلسنت کی خدمت، طلبہ علم کی خدمت، پندھیوں سے محبت، درشت داروں سے حسن سلوک اختیار کرتے ہیں اور زندگی کے ہر لمحے کو اپنے محبوب نبی ﷺ کی محبت و اطاعت میں گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔

رمضان کی بہار میں دل و دماغ کی پاکیزگی حاصل کرتے ہیں۔ اس سے پہلے ک زندگی کی سانسیں ختم ہو جائیں۔ ہر سانس کو ذکر سے معمور کرتے ہیں۔ رمضان میں یہ سب سعادتیں حاصل کرنا بہت آسان ہے۔ وقت کو ضائع نہ ہونے دینا۔ وقت کی قدر و قدر ادا کرتے ہیں۔ اگر آپ نے قرآن مجید ابھی تک نہیں پڑھا تو رمضان المبارک میں ضرور پڑھ لیں۔

صدقہ قرآن اکیڑی سیلا اور دو صدیقی طریقے بکشن کالونی فیصل آباد میں ”ہرمج نور قرآن“ سے ہوتی ہے۔ قرآن کلاس میں داخلے کیلئے عمر کی کوئی قید نہیں۔ شرم کی کوئی ضرورت نہیں۔ آؤ اور قرآن رمضان میں سیٹھنے کا آغاز کرتے ہیں۔ فرمانِ رسول کریم ﷺ قرآن اور رمضان سلاش کریں گے۔

نورِ حدیث ﷺ

از:- ادارہ

حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل دیتے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیتے جاتے ہیں اور شیاطین کو کھجوروں میں بکڑ دیا جاتا ہے (۱) فضیل معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ انفرادی کے وقت لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔ (۲)

چارے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ روزہ جہنم سے بچنے کے لیے اُصال اور مضبوط قلعہ ہے۔ (۳)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب رمضان شریف کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات کو کھجوروں میں بکڑ دیا جاتا ہے آگ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں پس ان میں سے کوئی بھی دروازہ نہیں کھولا جاتا اور جنت کے دروازے کھل دیتے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور ایک کلو پیٹے والا نماز پڑھتا ہے اسے خیر و بھلائی پہنچنے والے آگے بڑھا کر شہر کے چارے والے دُک جاتا اور اللہ تعالیٰ جہنم سے کچھ لوگوں کو آزاد فرماتا ہے اور یہ سلسلہ رمضان شریف کی ہر رات ہوتا ہے۔ (۴)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کیلئے سفارش کریں گے، روزہ کچھ گاہ میرے رب اُمیں نے اس بندے کو کھاتے پینے اور اپنی خواہشات پوری کرنے سے روک رکھا، لہذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما، قرآن کچھ گاہ میرے رب میں نے اس بندے کو رات قیام کیلئے سونے سے روک رکھا لہذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔ (۵)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت کا ایک حصہ ہے جس کا نامہان ہے جس سے قیامت کے دن حضور ﷺ کے اہل گناہ کے علاوہ اس حصہ سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔ (۶)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے ایمان کی رعایت میں ہر صوفی قلاب کے لیے

رمضان شریف کا روزہ رکھا اُس کے گزشتہ اور آئندہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ (۷)
نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے لیلۃ القدر میں قیام کیا ایمان کی حالت میں اور
حصولِ ثواب کے لیے تو اُس کے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (۸)
حضرت طاہر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
کے ساتھ مکہ میں رہا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ رسول اللہ ﷺ
نے ارشاد فرمایا جو شادی کی طاقت رکھتا ہو وہ شادی کر لے کیوں کہ یہ نظر کو پاکیزہ رکھنے والی اور سحر
کی حفاظت کرنے والی ہے اور جو شادی کی طاقت نہ رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ وہ روزہ رکھے کیوں کہ
روزہ شہوت کو کم کرتا ہے۔ (۹)
حوالہ کتب:-

- | | |
|--|---|
| ۱۔ (کنز المسطورین۔ رقم المجلد ۱۳۹۷۔ جلد ۳ ص ۱۳۳) | ۲۔ (شہین لیلۃ القدر رقم المجلد ۱۳۳۳۔ جلد ۳ ص ۳۸۸) |
| ۳۔ (مستدرک امام رقم المجلد ۱۳۹۷۔ جلد ۳ ص ۱۳۳) | ۴۔ (کنز لیلۃ القدر رقم المجلد ۱۳۳۳۔ جلد ۳ ص ۳۸۸) |
| ۵۔ (مستدرک امام رقم المجلد ۱۳۹۷۔ جلد ۳ ص ۱۳۳) | ۶۔ (کنز لیلۃ القدر رقم المجلد ۱۳۳۳۔ جلد ۳ ص ۳۸۸) |
| ۷۔ (کنز لیلۃ القدر رقم المجلد ۱۳۳۳۔ جلد ۳ ص ۳۸۸) | ۸۔ (کنز المسطورین رقم المجلد ۱۳۹۷۔ جلد ۳ ص ۱۳۳) |
| ۹۔ (کنز لیلۃ القدر رقم المجلد ۱۳۳۳۔ جلد ۳ ص ۳۸۸) | |

ایصال ثواب کیجئے (جملہ امت مرحومہ کیلئے)

اول و آخر درود شریف ۱ مرتبہ سورۃ فاتحہ ۳ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر مرحومین کو ایصال
ثواب کرنے کا معمول بنائیجئے۔ آپ کا پانچویں بھلا ہوگا۔
حضرت امام تقیؑ پر فیہر حافظ سید حمزہ حسین شاہ صاحب کی والدہ ماجدہ انتقال فرما گئیں۔
اماں جی نہایت شفیق عابدہ اور پرہیزگار خاتون تھیں۔ اللہ ربیم و کریم درجائت بلند فرمائے اور
شفاعت رسول ﷺ نصیب فرمائے۔ آمین
طالب دعات۔ ادارہ

رمضان اور معمولات نبوی ﷺ

از: ڈاکٹر عتیق محمد شرف آصف جلال صاحب

آج کی ہماری بحث رمضان اور معمولات نبوی ﷺ کے متعلق ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔
”تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہیں“ (۱)
اور کوئی مضابطہ اور نظریہ اور کوئی ایسا معیار نہیں ہے کہ جسے سامنے رکھا جائے رسول اللہ
ﷺ کی زندگی ہمارے لئے کامل اور بہترین معیار ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔
”رسول اللہ ﷺ جو تم کو میں وہ پکارا اور جس سے وہ روکیں اس سے روک جاؤ“ (۲)
اس لیے کہ ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ کا ہر عمل روایات میں موجود ہے تاکہ اسے ہی
دیکھیں اور اس خوشبود کو جذب کرنے کی کوشش کریں۔

رسول اللہ ﷺ کے معمولات جو رمضان المبارک کے علاوہ تھے۔ وہ بھی اس واقع ہیں
کہ اس کے ہر لمحہ کو نہایت ہی قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے اور اس کو خراجِ حنین پیش کیا جائے۔
رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہیں ہے کہ جس میں مکتوب کے کئی جہاں آج پڑھیں اسی جہ
سے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی عمر کی تمام اُفقی عمر کا مطلق اطلاق نبوت سے قبل پر بھی ہے اور
بعد پر بھی ہے۔ پتہ چلا کہ ہر لمحہ سرکارِ علیہ السلام کا آفاقی ہے کہ جس پر اللہ تعالیٰ خوش ہے۔ اور اس
لئے کہ اللہ تعالیٰ قسم اُٹھا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کے رمضان کے علاوہ کے عبادات
ہیں۔ وہ ہمارے لئے پھر بڑے قیمتی ہیں اور ان کے مطابق اپنی اصلاح لہایت اچھا ملے ہے۔

ان اوقات کے علاوہ بالخصوص رمضان کا جو معاملہ ہے یہ حریزِ شہر ہے اور پھر رمضان
المبارک کا جس وقت آخری عشرہ آجاتا ہے تو اس میں ایک حریزِ نظر اوریت آجاتی قہمی شفیق رمضان
کا جب صحابہ کرام کو احساس دلوا دیا تو فرمایا۔

”رمضان سے ایک دن قبل غلبہ دیکر ان کو احساس دلا دیا کہ یہ وقت عام اوقات سے
ذریعہ وقت ہے اس میں بندگی زیادہ ہوتی چاہیے خود چاند طلوع ہوتے ہی رسول اللہ ﷺ کی بندگی کا

اعزازہ یہ ہوتا تھا آپ جھکا کر فجر کرنے والے ہیں اور جہاں آپ کی مناسبت ہیں ان میں پہلے سے کہیں زیادہ امتیاز واقع ہو جاتا ہے اور پھر جہاں جہاں رمضان المبارک گزرتا تھا اس کے ساتھ ہی ان اعمال صالحہ کے اندر حریصانہ ہوتا جاتا اور حریصانہ ایک عروج کی طرف سفر جاری ہوتا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

رسول اللہ ﷺ غری دس دنوں میں اتنی کوشش کرتے تھے۔

جتنی کوشش ان دنوں کے علاوہ میں نہیں ہوتی تھی۔

یعنی اگرچہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا ہر لمحہ ایسا بھرپور ہے کہ اس میں جہاں آپ گھر سے ہیں آپ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

”اے چار راؤڑ مٹنے والی رات کو تھوڑا قیام کیا کرنا صاف اس سے کم عبادت کیا کرو“ (۳)

پہلے بھی عبادت کا حصول یہ ہے کہ کثرت عبادت کی وجہ سے قدم مبارک سوچ جاتے ہیں لیکن پھر بھی جب آخری مشرور آتا تو اس میں مزید ایک نظر لویت ہوتی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ ”جب آخری مشرور آتا تو رسول اللہ ﷺ پناہ بند مضبوطی سے باندھ لیتے تھے“ (۴)

یہ کہنا یہ ہے اس کہ سرکار علیہ السلام کمر بستہ ہو جاتے تھے۔ عبادت میں بہت زیادہ کوشش کرتے تھے باقی تمام معاملات سے ادھر زیادہ متوجہ ہو جاتے تھے۔ اور رات کو زندہ رکھتے تھے مطلب اس رات کو زندہ رکھنے کا یہ ہے کہ رات کو جاگتے رہتا۔

اور رسول اللہ ﷺ اپنے اہل کو بھی جگاتے تھے ازواج مطہرات بھی رات کو عبادت میں مصروف رہتی تھیں اور اللہ کے حضور سجدہ کرنے میں وقت گزر جاتا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ کی ان روایات کو دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ ان میں ہمارے لئے روشنی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

”رسول اللہ ﷺ کا معمول روزہ اور تراویح و نوافل کے علاوہ یہ بھی تھا کہ آپ رمضان المبارک کا آخری مشرور احکاف فرماتے تھے۔۔۔۔۔ یعنی وصال مبارک تک احکاف کیا۔

پھر رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد ازواج مطہرات نے احکاف کیا۔ (۵)

رمضان کے ایام میں آپ ﷺ کے ہاں جہاں تک بیمار ہوتی تھی نیکی کے لحاظ سے اس کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ سے بلا کہ روگیا میں نہا تھا کچھ ہوا ہے اور نہ دوسرے کے اور نہ ہی اٹکا ہو سکتا ہے جتنا جہد ہمارے نبی کریم ﷺ کرنے والے ہیں۔ کیونکہ ایک مقام پر رسول اللہ ﷺ نے خود ارشاد فرمایا۔ ”سب سے زیادہ جہد والا اللہ تعالیٰ ہے“۔ (۶)

پھر میں نبی آدم میں سے سب سے زیادہ جہد والا ہوں۔

میرے بعد سب سے زیادہ جہد اس بندے کا ہے جو بندہ قرآن پڑھتا ہے اور پھر اس قرآن کو دوسروں تک پہنچاتا ہے یعنی قرآن و سنت کو پڑھاؤ پھر اس کو لوگوں تک پہنچایا جبکہ یہاں اس حدیث شریفہ میں الفاظ ہیں۔

کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ جہد کرنے والے تھے۔

معمولی طور پر بھی بڑا جہد کرتے تھے مگر رمضان المبارک میں سب سے زیادہ جہد کہ جہد کرنے والے ہوتے تھے رمضان کے مہینے میں شہادت کے اندر اور حیرت انگیز آجائی تھی۔

رمضان المبارک میں حضرت جبریل علیہ السلام روزانہ رات کو آکر رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ قرآن مجید پڑھتے تھے اور تھریل علیہ السلام سننے تھے۔ رمضان کی رات کا وہ ٹھکانہ کہ ایک ہوا کہ جس سینہ پر قرآن نازل ہوا ہے وہ قرآن پڑھ رہے ہوں اور جبریل علیہ السلام اس قرآن کو سن رہے ہوں آج جن لوگوں کو رمضان کی راتوں میں قرآن پڑھنا نصیب ہے وہ سب خوش نصیب ہیں کہ انہیں رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا نصیب ہوئی ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

جب رسول اللہ ﷺ سے حضرت جبریل علیہ السلام آکر ملنے تھے تو رمضان المبارک

کے علاوہ کے مقابلے میں رمضان میں جو روزہ زیادہ ہوتا اور پھر رمضان میں جب جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تھی تو اس وقت پہلے کی نسبت زیادہ جوڑ ہوتا تھا۔

پہلے کی نسبت رمضان میں جوڑ زیادہ اس وقت ہوا جب جبریل علیہ السلام آ کے ملے تو جبریل علیہ السلام بھی نور ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کا نور ہیں۔

قرآن کی نور سے ملاقات پر ایک حریف فرحت اور سرور کا موسم بن جاتا اور رسول اللہ ﷺ کے جوڑ میں اضافہ ہو جاتا پھر کتنا جوڑ کرتے تھے۔

”رسول اللہ ﷺ چلتی ہوئی ہواؤں سے بھی زیادہ جوڑ کرنے والے تھے تنہا مرسلے سے۔“ (۷) وہ ہوا جو ہادل پہنچنے کے لئے آئے اور جس کی وجہ سے بارشیں شروع ہو جائیں وہ

ہوئیں جو ہادل آٹھا کے لئے آئیں۔ پھر ان ہواؤں سے بارشیں برتنا شروع ہو جائیں۔ تو اس سے زمین کی پیاس بجھتی ہے ہر جگہ ہر گرم سے لوگوں کی پیاس بجھ جاتی ہے اس کو تنہا مرسلے کہتے ہیں

ہمارے آقا ﷺ اس سے کہیں زیادہ جوڑ و طاقت کرنے والے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

رمضان المبارک کے موسم میں حضرت جبریل علیہ السلام کے آنے پر رسول اللہ ﷺ کے طبیعت مبارک اس قدر ہواش و ہواش اور ناکل بغض ہو جاتی ہے کہ آپ مسلسل اس ہوا سے بھی

زیادہ جوڑ والے ہیں جو ہوائیں ہادلوں کو اٹھا کر لاتی ہیں۔ مطلب کیا ہے کہ جیسے وہاں پر نہیں دیکھا جاتا کہ اپنا کون ہے پر ایسا کون ہے۔ اور پھر

جن طرف کون سے ہے عرب ہے یا غم ہے وہ ہوائیں چلتی ہیں مسلسل چلتی ہیں اور پھر زمین ان ہادلوں سے سیراب ہو جاتی ہے۔

ایسے ہی رسول اللہ ﷺ اہل کرم بن کر رہتے ہیں ان ہواؤں جیسا نہیں بلکہ اس نے کہیں زیادہ کیونکہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اجمود لفظ بولا تھا۔

اتحاد ہوائیں جو نہیں کر سکتیں جتنا جوڑ اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ ﷺ کرنے والے ہیں

جس قدر رمضان میں جھولیاں بھرتے ہیں اور جس طرح آپ لوگوں کو مال مال کرتے ہیں اور جس طرح آپ روئے زمین کے لوگوں کے سنان کی پیاس بجھانے والے ہیں۔ اور جس طرح آپ لوگوں کے اندر خوشبو کو پاشنے والے ہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی ان ہواؤں سے کہیں زیادہ طاقت

ہے کہ جس میں کسی طرح کی کوئی پابندی و قید نظر نہیں آتی۔ برساتا نہیں دیکھ کر اندر دمت

بدوں پر بھی برساتے برساتے والے اس طرح سید عالم ﷺ تنہا مرسلے سے زیادہ جوڑ و طاقت کرتے تھے اور سب کو

قوازتے تھے آج ہمیں رسول اللہ کے اس منصب کو بیان کرتے ہوئے یہ امید بھی رکھنی چاہیے۔ کیونکہ سرکارِ دو عالم ﷺ اپنے روضہ پاک میں زندہ ہیں سحار کی امداد اس پر گواہی دے رہی

ہیں اب بھی سرکارِ دو عالم ﷺ کا ہر گرم برساتا ہے۔ میرے کریم سے گر قطروں کی نے مالا

دریا بہا دیئے ہیں در پے بہا دیئے ہیں تو پھر ہمیں وہ کام کرنے چاہئیں جس کی وجہ سے نبی کریم ﷺ کی رحمت ہماری طرف

متوجہ ہو جائے اور ہمارے دل اس رحمت سے معمور ہو جائیں۔ کتب حوالہ جات:-

۱۔ سورۃ احزاب رقم الاچہ: ۳۱ ۲۔ سورۃ العنکبوت رقم الاچہ: ۷

۳۔ سورۃ النمل رقم الاچہ: ۳۰ ۴۔ مسند امام احمد رحمہ اللہ ج ۱: ۱۰۳۸

۵۔ صحیح بخاری کتاب الاطعمہ رقم الاچہ: ۱۸۸۶ ۶۔ شعب الایمان للبخاری رقم الاچہ: ۱۷۲۴

۷۔ بخاری کتاب الصوم رقم الاچہ: ۱۷۶۹

آسان طریقوں سے گناہ معاف

از: ابنِ نبی

کئی مسلمانوں سے قدم قدم پر لٹلی اور کوتاہی سرزد ہو جاتی ہے لیکن اچھا مسلمان وہ ہے جو گناہ ہونے کے بعد توبہ کرے۔

حدیث نمبر ۱:۔ رب العلیین کے پیارے حبیب ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

ترجمہ:۔ گناہوں سے بچے دل سے توبہ کرنے والے کی حالت یہ ہو جاتی ہے کہ جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔ (۱)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ بچے دل سے توبہ کرتے رہیں تاکہ ہر قسم کے گناہوں کی آلائش سے محفوظ رہ سکیں۔

حدیث نمبر ۲:۔ رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

ترجمہ:۔ جو شخص دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ دیکھ دے تو اس کے گناہ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں تمام معاف ہو جائیں گے۔ (۲)

اللہ تعالیٰ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اگر ہم روزانہ یہ تسبیح شروع کر دیں تو ہمارے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

حدیث نمبر ۳:۔ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ترجمہ:۔ اگر کوئی مسلمان صرف اللہ کی رضا کی خاطر نماز پڑھتا ہے تو جس طرح درخت کے پتے ہلکے جاتے ہیں اسی طرح اس کے گناہ بھی ہلکے جاتے ہیں۔ (۳)

چنانچہ معلوم ہوا کہ رضا نامی سے نماز پڑھنے سے بھی تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

حدیث نمبر ۴:۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ترجمہ:۔ جو شخص گناہ کما کما اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔ "الحمد لله الذی اطعمنی هذا الطعم ووزقینہ من غیر حول منی ولا قوی۔"

تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ گچھے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔

اور جو شخص نیا لباس پہنے اور یہ دعا پڑھے۔

الحمد لله الذی کسلی هذا الثوب ووزقینہ من غیر حول منی ولا قوی

تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ گچھے گناہ معاف فرمادے گا۔

ان دعاؤں کا مفہوم بھی سمجھ لیں کہ

"تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا اور لباس عطا فرمایا حالانکہ میں اس کا قائل نہیں تھا۔"

یہ سچا آخری جملہ ہے کہ "میں اس کا قائل نہیں تھا" اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی جتنا بھی

Powerfull ہو اور کسیر ہو لیکن ہو سکتا ہے کہ سب کچھ ہونے کے باوجود اسے ایسا بتا رہی یا مجبوری وغیرہ ہو کہ وہ اچھا کپڑا لیکن سکے اور نہ ہی اچھا کپڑا کھائے۔

اس لئے میرے کو یہ یقین فرمائی گئی کہ تم لباس دکھانے کی نیت استعمال کرتے ہوئے

رب تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور کہو کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس وجہ سے مجھے یہ نعمت ملی اور میں نے اسے استعمال کیا۔

نیز اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اگر ہم کمانے والیوں کے بعد یہ دعائیں پڑھ

لیجے ہیں تو ان کی برکت سے ہمارے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔

حدیث نمبر ۵:۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ترجمہ:۔ جو شخص صحت کے مطابق وضو کرے اور صحت کے مطابق نماز ادا کرے تو اس کے گناہ ختم تمام

گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

حدیث نمبر ۶:۔ نبی کریم ﷺ ہمارا ایک مرتبہ اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو

صلوۃ اقصیٰ پڑھنے کا طریقہ ارشاد فرمایا تو آخر میں یہ بھی فرمایا کہ

ترجمہ:۔ اے چچا جان! جب آپ صلوۃ اقصیٰ پڑھ لیں گے تو رب تعالیٰ آپ کے تمام گناہ گچھے۔

نے دہانے بھول چوک والے اور جان بوجھ کر کئے جانے والے چھوٹے بڑے اور اسی طرح ظاہری اور باطنی تمام قسم کے گناہ معاف فرمادے گا۔ (۳)

حدیث نمبر 7-8-9: فرامین مصطفیٰ ﷺ

ترجمہ:- مذکورہ بالا تین احادیث مبارکہ کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص مسلمان بھی ہو اور دشمن بھی کیلئے رمضان شریف کے روزے رکھے۔ رات کو نماز تراویح ادا کرے اور شب قدر میں عبادت کرے تو ایسے شخص کے گناہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

حدیث نمبر 10:- رسول اکرم ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ

ترجمہ:- یعنی جو شخص جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب بچھو میں پارہ کی سورت الدخان تلاوت کرتا ہے تو اس شخص کی بخشش کر دی جاتی ہے۔ (۵)

”علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ کی تحقیق“

یہاں پر یہ بات بھی یاد رکھئے کہ متقی کے علاوہ علی قاری علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب ”فتاویٰ شب براءت وليلة القدر“ جس کا ترجمہ محدث کبیر حضرت علامہ محمد عباس رضوی مدظلہ ریسرچ آفیسر عکراف دہلی نے کیا ہے۔ اس کتاب میں اس کی مش حدیث مبارکہ ذکر فرمائی ہے۔ لیکن اس میں جمعہ کی رات کا ذکر نہیں۔۔۔ یعنی کسی رات بھی اس سورت مبارکہ کی تلاوت کی جائے تو تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

حدیث نمبر 11:- رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص بازار جائے اور یہ الفاظ

پڑھے:- لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيى

ويعميت وهو حي لا يموت بيده الخير وهو على كل شئ قدير

تو قرب تعالیٰ اس شخص کو اس لاکھ تکبیراں عطا فرمائے گا اس لاکھ گناہ معاف فرمادے گا۔ اور اس

کے اس لاکھ روزے بخر فرمائے گا۔ (۶)

خلاصہ کلام

اس تمام بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ۔۔۔۔۔

1- تو پکرتا

2- سبحان الله وبحمده روزانہ سو بار پڑھنا

3- نماز پڑھنا

4- کھانا کھانے اور لباس پہننے کے بعد الحمد للہ پڑھنا

5- روزہ رکھنا

6- نماز تراویح ادا کرنا۔

7- شب قدر کی عبادت کرنا۔

8- سورت الدخان رات کو پڑھنا

9- سنت کے مطابق وضو نماز ادا کرنا

10- صلوات و تسبیح پڑھنا

11- بازار میں داخل ہوتے وقت چوتھے کلمے کو پڑھ لینے سے

ان تمام میں سے کوئی ایک کام بھی کر لیں تو گناہوں سے بخشش ہو جائے گی۔ رب

تعالیٰ ہمارے گناہوں کی بخشش فرمائے اور ہمیں آنکھ زندہ کی گناہوں سے بچنے اور دوسروں کو

بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حوالہ کتب: ۱۔ (امام ابو داؤد) ۲۔ (ترمذی شریف) ۳۔ (مسند احمد) ۱۵۵/۵

۴۔ (ابوداؤد) ۵۔ (ترمذی شریف) ۶۔ (ترمذی شریف) ۷۔ (ابوداؤد) ۸۔ (مسند احمد) ۹۔ (ترمذی شریف) ۱۰۔ (ابوداؤد) ۱۱۔ (مسند احمد) ۱۲۔ (ترمذی شریف) ۱۳۔ (ابوداؤد) ۱۴۔ (مسند احمد) ۱۵۔ (ترمذی شریف) ۱۶۔ (ابوداؤد) ۱۷۔ (مسند احمد) ۱۸۔ (ترمذی شریف) ۱۹۔ (ابوداؤد) ۲۰۔ (مسند احمد) ۲۱۔ (ترمذی شریف) ۲۲۔ (ابوداؤد) ۲۳۔ (مسند احمد) ۲۴۔ (ترمذی شریف) ۲۵۔ (ابوداؤد) ۲۶۔ (مسند احمد) ۲۷۔ (ترمذی شریف) ۲۸۔ (ابوداؤد) ۲۹۔ (مسند احمد) ۳۰۔ (ترمذی شریف) ۳۱۔ (ابوداؤد) ۳۲۔ (مسند احمد) ۳۳۔ (ترمذی شریف) ۳۴۔ (ابوداؤد) ۳۵۔ (مسند احمد) ۳۶۔ (ترمذی شریف) ۳۷۔ (ابوداؤد) ۳۸۔ (مسند احمد) ۳۹۔ (ترمذی شریف) ۴۰۔ (ابوداؤد) ۴۱۔ (مسند احمد) ۴۲۔ (ترمذی شریف) ۴۳۔ (ابوداؤد) ۴۴۔ (مسند احمد) ۴۵۔ (ترمذی شریف) ۴۶۔ (ابوداؤد) ۴۷۔ (مسند احمد) ۴۸۔ (ترمذی شریف) ۴۹۔ (ابوداؤد) ۵۰۔ (مسند احمد) ۵۱۔ (ترمذی شریف) ۵۲۔ (ابوداؤد) ۵۳۔ (مسند احمد) ۵۴۔ (ترمذی شریف) ۵۵۔ (ابوداؤد) ۵۶۔ (مسند احمد) ۵۷۔ (ترمذی شریف) ۵۸۔ (ابوداؤد) ۵۹۔ (مسند احمد) ۶۰۔ (ترمذی شریف) ۶۱۔ (ابوداؤد) ۶۲۔ (مسند احمد) ۶۳۔ (ترمذی شریف) ۶۴۔ (ابوداؤد) ۶۵۔ (مسند احمد) ۶۶۔ (ترمذی شریف) ۶۷۔ (ابوداؤد) ۶۸۔ (مسند احمد) ۶۹۔ (ترمذی شریف) ۷۰۔ (ابوداؤد) ۷۱۔ (مسند احمد) ۷۲۔ (ترمذی شریف) ۷۳۔ (ابوداؤد) ۷۴۔ (مسند احمد) ۷۵۔ (ترمذی شریف) ۷۶۔ (ابوداؤد) ۷۷۔ (مسند احمد) ۷۸۔ (ترمذی شریف) ۷۹۔ (ابوداؤد) ۸۰۔ (مسند احمد) ۸۱۔ (ترمذی شریف) ۸۲۔ (ابوداؤد) ۸۳۔ (مسند احمد) ۸۴۔ (ترمذی شریف) ۸۵۔ (ابوداؤد) ۸۶۔ (مسند احمد) ۸۷۔ (ترمذی شریف) ۸۸۔ (ابوداؤد) ۸۹۔ (مسند احمد) ۹۰۔ (ترمذی شریف) ۹۱۔ (ابوداؤد) ۹۲۔ (مسند احمد) ۹۳۔ (ترمذی شریف) ۹۴۔ (ابوداؤد) ۹۵۔ (مسند احمد) ۹۶۔ (ترمذی شریف) ۹۷۔ (ابوداؤد) ۹۸۔ (مسند احمد) ۹۹۔ (ترمذی شریف) ۱۰۰۔ (ابوداؤد)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ﷺ

جس نے تعالیٰ کی شہادت 10 بار پڑھا تو اس کی سزا اکسیر 250 روپے

سزا دیا جائے گا اگر وہ شہادت کرے کہ اس نے اس کا ذکر نہیں کیا تو اس کی سزا 250 روپے

اکسیر 250 روپے سزا دیا جائے گا اگر وہ شہادت کرے کہ اس نے اس کا ذکر نہیں کیا تو اس کی سزا 250 روپے

اکسیر 250 روپے سزا دیا جائے گا اگر وہ شہادت کرے کہ اس نے اس کا ذکر نہیں کیا تو اس کی سزا 250 روپے

اکسیر 250 روپے سزا دیا جائے گا اگر وہ شہادت کرے کہ اس نے اس کا ذکر نہیں کیا تو اس کی سزا 250 روپے

قرآن حکیم اور ہماری زندگی

تحریر: پروفیسر رائے محمد اظہار زکریا صاحب

(پلی ایچ ڈی کالجی الدین اسلامی یونیورسٹی نیریاں شریف)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں، جو احاطہ شمار میں نہیں لائی جاسکتیں۔ یہ زندگی اس وحدہ لاشریک کی بڑی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ﴿قرآن حکیم﴾ ہے جو ہمیں رسول اللہ ﷺ کے صدقے میں عطا کی گئی۔ قرآن حکیم مکمل شاہدِ حیات ہے۔ زندگی کے تمام اصول قرآن حکیم میں موجود ہیں۔ انسانی زندگی کا دائرہ کار بڑا وسیع ہے۔ انسانی زندگی کے بے شمار پہلو ہیں جن میں ایمان، عقائد، مبادیات، علم و تعلیم، معاشرت، معاش، اخلاق، حکومت، قانون، عدل، جہاد و تبلیغ اور تزکیہ باطن شامل ذکر ہیں۔ قرآن حکیم ایک مکمل شاہدِ حیات ہونے کی حیثیت سے زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔ کیونکہ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے ماں کی گود سے لے کر قبر تک کی تمام باتیں بیان فرمادی ہیں۔ قرآن حکیم تمام برکات و علوم کا خزینہ ہے۔

جس طرح انبیاء و رسول کا سلسلہ حضرت آدمؑ سے شروع ہو کر حضرت محمد ﷺ پر اختتام پذیر ہوا، اسی طرح الہامی کتب کی تسلسل بھی قرآن حکیم کے نزول کے ساتھ ہی ختم ہوگئی۔ جیسے حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا، اسی طرح قرآن مجید کے بعد اب کسی آسمانی کتاب نے نازل نہیں ہوتا ہے۔ قرآن مجید ناقیامت انسانیت کی راہنمائی کرتا رہے گا۔ قرآن میں انفرادی مشکلات و مصائب کا حل ہے اور اجتماعی مسائل کا بھی۔ آپ کسی پہلو کو لے لیجئے خواہ وہ معاش و اقتصاد سے متعلق ہو یا اصلاح معاشرہ سے یا اس کا تعلق امور سیاست یا مملکت سے ہو، اس کتابِ ہدایت میں ان تمام کی کامل رہنمائی موجود ہے۔

قرآن کا مرکز و محور انسان ہے۔ یعنی قرآنی تعلیمات انسان کی زندگی کے گرد گھومتی ہیں۔ قرآن انسان کو اشرف المخلوقات قرار دے کر نیابتِ الہی کے بلند منصب پر فائز

کرتا ہے۔ قرآن ایسے انسان کی تشکیل چاہتا ہے جو قوم، وطن، شخصیت پرستی کی زنجیروں میں بکڑا ہوا نہ ہو، بلکہ آفاقی فکر کا حامل ہو۔ صرف اپنی ذاتی حیثیت میں خیر و بھلائی کا پیکر نہ ہو، بلکہ عالمگیر سطح پر خیر و بھلائی کا داعی اور محرکات و فرائض کو حکمت کے ساتھ روکنے والا بھی ہو۔ ارشادِ ربانی ہے: اور بے شک ہم نے قرآن کو سمجھنے کیلئے آسمان کر دیا۔ پس کیا کوئی ہے جو فصاحت حاصل کرے۔ (القدر: 1)

جس طرح بارش مردہ زمین کو حیات بخشتی ہے، اسی طرح اللہ رب العزت کا کلام مردہ ضمیر کو زندگی بخلتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ جاننے کے باوجود بھی ہم اس کلامِ عظیم سے دور ہیں۔ اگر ہم اپنی روزمرہ زندگی کا جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ جو تر جہات ہماری ہیں، وہ ایک ایسے مسلمان کی ہوئی نہیں سکتیں جسے آخرت کی فکر لاحق ہو۔ ہماری صبح، شام اور رات سنی کہ سارے ہی اوقات اس طرز زندگی سے دور ہیں، جسے آخرت کی فکر کرنے والا قرار دیا جائے۔ اور اس کی وجہ ہماری قرآن حکیم فرمانِ حید سے دوری ہے۔ قرآن سے آج ہمارا رشتہ صرف عقیدت کا ہی رہ گیا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے فصاحت آئی ہے اور دلوں کی شفا اور ہدایت اور رحمت، ایمان والوں کیلئے۔ (یونس: 58)

قرآن پاک کی تلاوت پہلا درجہ ہے، جسے اپنی روزانہ کی طرز زندگی میں جگہ دینے والے بے حد کم لوگ ہیں۔ ہماری بحیثیت مسلم قوم کا کامیابی کی سب سے بڑی وجہ بھی بحیرانہ فطرت ہے۔ ہماری اس کوتاہی پر امت جس زوال کا شکار ہے، اس کی ذمہ داری ہم میں سے کوئی بھی انفرادی طور پر تسلیم نہیں کرتا۔ آج سب مسلک کے روشن مستقبل کے جھوٹے خواب دکھانے والے مادی ترقی کو سب ہتا کر ہمیں مزید دین سے دور کر رہے ہیں۔

قرآن مجید کو برکت کے لئے تلاوت کرنے والے، بنیادی مسائل کے حل کیلئے پڑھنے والے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جن کی سوچ دنیا کے رنگ میں اسکی رنگی جا چکی ہے کہ اس سے آگے ان

کا زمین کام ہی نہیں کرتا۔ رب کائنات نے دنیا کی زندگی کو محلِ جنت بنانے کا مسودہ جاری فرمایا اور جنت میں داخلے کی سند قرار دیا اور ایسا شفاعت کرنے والا بنایا کہ جس کی شفاعت قبول ہو گی۔ محمد ہم نے اپنی کم عقلی سے اسے محدود کر دیا۔ برکت و جواب کے لئے شہادت کرتا بھی افضل ہے۔ مگر کیا صرف یہی قرآن کا حق ہے۔۔۔ انہیں ہرگز نہیں۔ قرآن پاک تو وہ مقدس کتاب ہے جو غور و فکر کی دعوت دیتی ہے۔ اس کی ہر آیت مردہ ضمیر کو سمجھو کر رکھ دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ غافل ترین مسلمان کو جگانے کی طاقت رکھتی ہے۔ نا فرمان کو تہمت بخانی ہے، متقی کو رب کی محبت میں آبدیدہ کر دیتی ہے۔ مگر یہ سب ہمارے رب نے ہمارے اختیار پر چھوڑا ہے کہ چاہو تو اختیار کرو، چاہو تو ساری عمر دین کے کاموں کے لئے دعاؤں، دعوؤں اور نیکیوں میں گزار دو۔ قرآنی مجید میں ارشاد ہے۔

یہ کتاب ہم نے آپ کی طرف اتاری جو برکت والی ہے تاکہ اس کی آیتوں پر غور کریں اور عقل مند صیحت حاصل کریں۔ (ص)

قرآن مجید میں آسمان، زمین اور ان کے درمیان جو عظائیات ہیں، نیز انسانوں، حیوانات اور نباتات میں بھی غور و فکر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے تاکہ بصیرت حاصل ہو اور ان آثار کائنات کے گہری مشاہدے سے ان کے خالق کی معرفت حاصل ہو اور اس کی عظمت کا احساس ہو۔ ارشاد باری ہے۔

آپ ﷺ فرما دیجئے کہ تم غور کرو کہ کیا چیزیں ہیں آسمانوں اور زمین میں۔ (نفس 101)

قرآن علوم فنون کا منبع اور حکمت کا سرچشمہ ہے۔ یہ وہ سند ہے جس میں علوم فنون کے اصل جواہر پوشیدہ ہیں اور غوامض علم و فن بشر تک حکمت و معرفت کے جواہر نکال کر اپنے اور اہل عالم کے سامنے بھرتے رہیں گے، لیکن اس کے خزانوں میں ذرا بھی کمی واقع نہ ہوگی۔ خلاوت اور غور و فکر کے بعد قرآن پاک ہمیں عملی زندگی کی طرف لانے میں معاون بنتا ہے۔ ایک ایسی زندگی

جس میں رب چاہی گوادیت حاصل ہو اور من چاہی کا انکار ہو۔ قرآن میں ان احکام کا بیان ہے جس سے انسان کے احوال اور معیشت منظم ہوتی ہے۔ انسان کو بار بار عمل کی دعوت دی گئی ہے۔ یہ دعوت عمل برائے دنیا بھی ہے اور برائے آخرت بھی۔ مگر قرآن کے احکام کے مطابق عمل کیا جائے تو دنیا کی دہشت کے ساتھ آخرت بھی سنور جاتی ہے۔ اگر عملی طور پر رب کی رضا میں اپنی رضا شامل ہو و مبر و شکر سے آراستہ دنیا برقرار پائی سے سرشار، مروت و محبت کا پیکر، خلقِ خدا کی محبت سے معمور، یہ زندگی کوئی خواب یا انسان نہیں۔ بلکہ قرآن پاک کو راہ برہانے والے کی عام زندگی ہے، جو قرآن کی بات اور اپنی چھوڑتا ہے۔ جو عملی طور پر قرآن کو راہ بردار امتضا بنا تا اور اپنی عقل کو قرآن کے تابع کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے سینے کو سنور فرما دیتے ہیں۔ محبت الہی سے معمور یہ سینے رشد و ہدایت کا گہوارہ بن جاتے ہیں۔ قرآن پاک میں افراد کو نہایت مؤثر بنانے میں اس بات کی فصاحت کی گئی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اخلاقی لحاظ سے بھڑھائیں، اور اپنی اصلاح کریں۔ قرآن پاک میں بہت سی باتوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور بہت سی باتوں کے کرنے سے روکا گیا ہے۔ ان احکام اور ان پر عمل کر کے ہی انسان پاکیزہ اور مطمئن زندگی گزار سکتا ہے۔ ان احکام اور ان کی عقل میں اسلام نے ہمیں ایک ایسی مؤثر بنیاد فراہم کی ہے جو پاکیزہ اور خوشحال معاشرتی زندگی کی ضمانت دے سکتی ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ عدل، احسان اور رشق داروں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتا ہے اور بدی، بے حیائی اور ظلم اور زیادتی سے منع کرتا ہے۔ (نحل 90)

قرآن مجید میں ہمیں آداب معاشرت بتائے گئے ہیں اور اجتماعی زندگی بسر کرنے کے اصول سمجھائے گئے ہیں۔ اس میں معاشرے کے افراد کے باہمی حقوق اور فرائض کی نشان دہی کی گئی ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ معاملات اور تعلقات کی نوعیت واضح کی گئی ہے۔

پھر قرابت و اداس کا حق دیا کہ داد و سبکیں اور سافر کو بھی۔ (الروم 38)

قرآن کو عملی زندگی بنانے والا بھی ناکام نہیں ہو سکتا اور قرآن کو چھوڑ کر کوئی کامیاب نہیں ہو سکتا، اس یقین کو جانے جا اگر ہم اس دنیا سے چلے گئے تو جہنمی طور پر ایک بڑی ناکامی کا

سامنا کرنا ہوگا۔ اسلامی طرز زندگی کا یہ بھی امتیاز ہے کہ جو اسے اختیار کرنا چاہے یا اختیار کرنے کے بعد احقاقِ مسرت کا خواہش مند ہو۔ دونوں صورتوں میں ایک ہی راستہ اختیار کرنا پڑتا ہے اور چینی طور پر وہ راستہ دعوت کا ہے کیونکہ اس دعوت کی برکت سے قرآن مجید کو بچھنا نصیب ہوگا اور اس میں تدبیر کی توفیق ملے گی۔ اس پر عمل کرنے کی جرات پیدا ہوگی۔ اگر ہم اس کی دعوت ہر ایک کو دیں، جتنا ہم دعوت پر زور دیں گے اتنا ہمیں اللہ تعالیٰ زیادہ نوازیں گے۔ قرآن مجید کے سیکھنے کے عمل کو بھرتیٰ مل کر آروا دیا گیا ہے، نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔

تم میں سے بھرہ ہے جو قرآن نکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

قرآن حکیم انسان کو زندگی کے تمام شعبوں میں مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے، جن میں عبادات کے ساتھ ساتھ زندگی کے تمام امور اور معاملات شامل ہیں۔ قرآن حکیم سے انسانوں کو جانیت اور ہنر ملتی ہے، کیونکہ جو شخص قرآن حکیم کو بڑھاتا ہے اور اس پر غور کرتا ہے اس کی بصیرت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور اس کو حکمت و دانائی آ جاتی ہے، جس سے انسان تارکی سے نکل کر روشنی میں آ جاتا ہے۔ قرآن ایک ایسا نور ہے جس سے تاریک دل منور ہو جاتے ہیں۔ قرآن حکیم وہ نور ہے جس سے انسان کا صرف ظاہر ہی نہیں بلکہ باطن بھی صاف ہو جاتا ہے، جس کی روشنی میں انسان دنیا اور آخرت میں فلاح پا سکتا ہے۔

ڈاکٹر امتیاز احمد شیخ، ڈاکٹر محمود یوسف شیخ، شیخ فاروق یوسف، صاف محمد عبد اللہ یوسف صدیقی
کی والد ماجدہ ڈاکٹر امتیاز احمد شیخ کی تخت جگر حافظہ اقصیٰ شہزادی
کی روح کو کیلئے ختم شریف
ایصال ثواب کیلئے
سورجہ 24 جنوری بروز جمعہ المبارک
محرم الثانی 1437ھ
میں گھر پر پڑھائی جائے گی
تمام اہل بیت سے گزارش ہے کہ قرآن مجید و شریف، کتب شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کیلئے ہمدرد رہیں۔
مصلحتاً آواز دہے شام 6 بجے۔ انظار کی کامیابی ہوگا۔ حرکت کی درخواست ہے۔

الکریم ﷺ

از: ڈاکٹر محمد علی قریشی صاحب

حضور اکرم ﷺ کے ذات گرامی اخلاق و خصال کی اس بلندی کی حامل ہے جس سے دوسری کسی عظمت و رفعت کا تصور نہیں کیا جاسکتا ہے۔ قرآن مجید میں خود کائنات جن و بشر کے خالق نے واضح فرمایا کہ آپ کا مرجع و مقام یہ ہے کہ

وَالَّذِیْ لَعَلِّیْ خَلْقِیْ عَظِیْمٌ (۱)

بے شک آپ صاحبِ خلقِ عظیم ہیں۔

اخلاقِ عالیہ کی ہر عظمت پر آپ کی سلطنت قائم ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے خود ارشاد فرمایا کہ ”میری بعثت کا مقصد ہی مہاسنِ اخلاق کی تکمیل ہے۔“ (۲)

انسانی سرشت میں جو خوبی و درجیت ہے اور جس کا وجود ممکن ہے وہ سب خوبیاں اس وجود مقدس میں جلوہ گر ہیں بلکہ اب کسی اچھائی یا خوبی کا معیار یہ ہے کہ وہ آپ کی ذات میں ہے اس سے علاحدہ کر بشری وجود میں کوئی حسن نہ متوقع ہے نہ ممکن۔

اسلاماً لہجی ﷺ درحقیقت انہیں مہاسن کے نام ہیں تاکہ تحسین کے لئے اوصاف و کمالات کو تحسین نام دے دیا جائے اور اس کے حوالے سے ذات رسالت آپ ﷺ سے کسبِ تعلیم کی سعی کو آسان بنایا جائے۔ آپ کے متعدد اسامہ قرآن مجید، احادیث اور کتبِ سیر میں روایت ہوئے ہیں ہر اسم ذات کے کسی خاص پہلو اور تحسینِ حسن کی نشاندہی کرتا ہے۔ ان میں بعض اسامہ آپ کے منصب رسالت کی توفیق کے حوالے سے ہیں۔ بعض روحانی عظمت اور مقام کی رفعت کے حوالے سے اور بعض دیگر معاشرتی تعلقات اور سماجی منزلت کی نشاندہی کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ ”رحیم“ آپ کا واقعی اسم اُس رحمت ہے پایاں کو داغ کر رہا ہے جس کا صدور و نفاذ آخرت میں یکساں ہے۔ یہ تعلیمِ کلیت اور اُس کے خارج میں ظہور کے اطراف کو محیط ہے لیکن ”الکریم“ کا تعلق آپ کے اس مہاسنِ اعمال سے ہے جن کا دورِ خارج کی دنیا میں ہوا ہے۔

”انکریم“ آپ کے اسماء میں ہماری مقہر کا آئینہ دار ہے۔ یہ ”کرم“ سے مشتق ہے اور کرم انسانی فطرت کے حوالے سے اس اخلاقی قوت کا نام ہے جس میں معاشرتی بہبود اور اصلاح افراد و اجتماع کے لئے افعال سرزد ہوتے ہیں اس صفت کا تقاضا یہ ہے کہ یہ کسی معاشرے کے طور پر ظاہر نہیں ہوتی بلکہ یہ صاحب کرم کے دامن لاطیف میلان اور فطرتی جھکاؤ ہے جو ایسے افعال پر مجبور کرتا ہے جس سے دوسروں کو آرام، سکون اور راحت نصیب ہوتی ہے۔ یہ دراصل وہ قوت ہے جس سے انسان انسان کے قریب آتا ہے۔ اور انس، یک گفت اور اپنائیت کا احساس جنم لیتا ہے جب یہ کلمہ ذات باری کی طرف منسوب ہے تو اس سے احسان اور انعام خداوندی مراد ہوتے ہیں۔ مگر جب یہ انسان کی صفت یا اسم کے طور پر استعمال کیا جائے تو ان اخلاق و افعال کی نشاندہی کرتا ہے۔ جو سر بسر محمود ہیں اور جن کا ظہور ہوا ہے کرم معاشرتی اظہار چاہتا ہے اس لئے بعض اوقات اس میں داغیت کا عنصر نمایاں نہیں ہوتا۔ ایسا بھی ممکن ہے کہ اعمال و افعال کا ظاہر کرم شمار کیا جائے مگر انسان کا باطن اس میں فعال کردار اور اندازہ کر رہا ہو۔ حدیث مبارکہ میں مہمان کی تکرم کا حکم ہے اگرچہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو تو اس سے خلاصہ معاشرتی پہلو ہی مراد ہے۔ لیکن عموماً کرم رحم کا ظاہر ہے۔ دل میں رحمت کا جذبہ جب اپنی شدت میں اظہار کا طالب ہوتا ہے تو کرم کی عقل میں نمایاں ہوتا ہے۔ کرم ایک مستحسن وصف ہے اور جن میں یہ صفت اپنی پوری قوت اور حسن کے ساتھ جلوہ افروز ہوتا ہے وہ اللہ کے فرماں بردار بندے ہیں۔ جنہیں قرآن مجید عباد کرمون یعنی مکرم بندے کہہ کر تعریف کرتا ہے۔ قرآنی اور شادات کے مطابق اکرم وہی جو اچھی یعنی زیادہ پرہیز گار ہو۔ تقویٰ کے مدارج میں اعلیٰ ترین مرتبہ جناب رسالت مآب ﷺ کو حاصل ہے۔ اس لئے اگر رحمت کا وصف بھی سب سے زیادہ آپ ہی کے لئے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ کی حیات ظاہرہ کا ہر لمحہ مطہر کرم بن کر نمودار ہوا ہے۔ پوری زندگی گواہ ہے کہ ہر موقع پر طبیعت کی فاضی کا ظہور ہوا گناہ گار کو سزا دینا عدل ہے مگر اہل مکہ کے گناہوں کی طویل فہرست کے باوجود عام معافی کا اعلان کرم ہے۔ سب سے بڑے دشمن پر ان کا کرم اور بڑھ

جاتا ہے۔ کہ کرم منصب کے مطابق اور کامل احساس حد تک ہونا ہی مناسب ہے۔ ”انکریم“ کی ذات میں کرم فرمائیں کی مختلف جہتیں جمع ہو گئی تھیں۔ فیاضی، بردباری، معانت، بخشش، حق و مرکز، احسان اور تواضع کی کوئی صورت نظر انداز نہ ہوئی کہ یہ بخشش اور یہ کرم گھسریاں مجبوری نہ تھیں۔ اور نہ ہی مقابل کی ضرورت کے طور پر تھیں بلکہ یہ تو اپنی سرشت اور حواجز کا اثر تھا۔ اسی لئے تو ان کریم کرم ہوتا رہا جو بظاہر مستحق نہ تھے کہ یہ فیض بخشی اپنے ظرف کے مطابق بھی مال نصیحت کا ذخیرہ ہو تو بھی فاض طبیعت سب کچھ لانے کا فیصلہ کرتی ہے اور جان کے دشمن سرخیدہ سامنے ہوں تو بھی غصہ و کرم کی لویہ ہی سنائی جاتی ہے۔ پھر مارنے والوں پر دعاؤں کی بارش و رحم و کریم ذات کی عظمت کا مظہر ہی تھا اور آج تک ہے راہ روی اور ہد کرداری کے باوجود اللہ کے خطاب سے محفوظ رہتا بھی اسی کریم کے صدقے سے ہے۔ ”الذات فیہ“ تو ان میں ہے اس لئے ایسے کریم کے ہوتے ہوئے عذاب کیسے نازل کیا جاسکتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی صفت کریمیت آپ کے صحابہ کرام میں منعکس ہوئی تو ان سے کرم کا بے پناہ صدور ہوا یہ رحمت آج تک بٹ رہی ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ افراد جو شان کرم کی خیرات پاتے ہیں اور انسانیت کا اعلیٰ معیار قائم کرتے ہیں اللہ کے ایسی توفیق ہم سب کو حاصل ہو۔ آمین

حوالہ جات

۱۔ سورہ احقرم ۴ ۲۔ مستاجر

فاتح خیر سیدنا حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

از: طائرہ امجدی احمد قادری صاحب

سیرت و کردار کے اس فرد میں جھانکتے ہوئے میری حیرانی کا آپ اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ اس بارغ کی جس روش پر نگاہ دوڑاتا ہوں۔ وہی جنت نشان نظر آتی ہے۔ جس پہول کو دیکھتا ہوں وہی گل سرسبز دکھائی دیتا ہے۔ اور جس شے کا نگاہ کرتا ہوں وہی لاجواب اور بے مثال نظر آتا ہے۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کے اعلان نبوت سے دس گیارہ سال قبل پیدا ہوئے۔ ان کی ولادت خانہ کعبہ میں ہوئی۔ جناب ابو طالب نے آپ کا نام زید اور آپ کی والدہ ماجدہ نے اسمہ تجویز کیا۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے آپ کو "علی" سے موسوم کیا۔ ابھی جناب سیدنا علی المرتضیٰ کم سن تھے۔ کہ قریش سخت قحط میں مبتلا ہو گئے۔ جناب ابو طالب کثیر اعیال تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا بار بٹا کرنے کیلئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی آخری شفقت میں لے لیا۔ چنانچہ آپ حضور کے زہر سایہ پلے پڑے اور آپ ہی کی گمرانی میں تربیت حاصل کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ دس گیارہ سال کے تھے۔ کہ حضور نبی اکرم ﷺ اور قریش کے ایک بھرے مجمع میں کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ محمد صلائی کی ترویج و اشاعت میں ذمہ کی بھر رسول خدا کا ساتھ دوں گا۔

ہجرت کے وقت آپ کو ایک اور شرف عطا ہوا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی معیت میں مکہ مکرمہ کو خیر باد کہا۔ تو علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ آپ کے ہنر پر چاند لاد کر لیٹ جائیں۔ اور دوسرے دن لوگوں کی وہ دہانٹیں دابیں کر دیں جو محمد الامین ﷺ کی قہول میں تھیں۔ مگر کے باہر چلی کھادی چٹک رہی تھیں۔ نیزے لہرا رہے تھے کھاراس ہنر پر لینے والے کے خون کے پڑے تھے۔ مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر خوب راحت کے حرے لوٹ رہے تھے۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ اس رات ہنر نبوی پر لینے لینے

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خارج و منازل کی سختی منہ لیں طے کر لی تھیں۔ یہ ایک بات ہے کہ انہیں کوئی گزند نہ پہنچی۔ مگر انہوں نے تو اپنے آپ کو رباہ خدا میں بطور نذر پیش کر دیا۔ اور وہ اس بات کے ایک ایک لمحے میں شہادت حقنی کے مقام بلند پر فائز رہے۔

مکہ میں تین دن رہنے کے بعد علی رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ غزنی رشتہ کے اعتبار سے تو وہ رسول اللہ ﷺ کے بھائی تھے ہی جب حضور نے صحابہ کے درمیان موافقات پیدا کی تو وہ علی اعتبار سے بھی حضرت علی کو اپنا بھائی مان لیا۔

مدینہ میں آکر حضور ﷺ نے اپنی چچی بنی سیدہ افسہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ حالانکہ اس سعادت کے حصول کیلئے بعض دوسرے علیل القدر صحابہ نے بھی کوشش کی۔ نہائی میں ہے۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ بنی میں نے تمہارا نکاح اپنے اہل بیت میں سب سے زیادہ عزیز شخص کے ساتھ کر دیا ہے۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔

حضرت علی اور حضرت فاطمہ کی ازدواجی زندگی جس شان سے بسر ہوئی۔ وہ واقعی دنیا تک یادگار رہے گی۔ یہاں یہودی کی رقابت اور عیت کا جو علی مومن رسول اللہ ﷺ کے گھرانے نے پیش کیا اس کی مثال اور کہیں نہیں مل سکتی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کے زمانے میں جس اعزاز کی زندگی بسر کی۔ وہ ساری مسلمان نسلوں کے لئے دلیل راہ بننے کے قابل ہے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ خود برسرِ خیر آئے۔ اور جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت جاسد ہوئی۔ اور وہ امیر المومنین بنے ان کا چلن وہی تھا جو حضور ﷺ کے زمانہ میں تھا۔ وہ نہ اچھا کھانا کھاتے اور نہ عمدہ لباس پہنتے۔ ان کی خوراک خشک دہلی تھی اور لباس بہت کمر و رقا۔

ایک دن جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بازار میں سے گزر رہے تھے ایک چادر سے لپٹے جسم کوڑھانپ دکھاتا اور دوسری اوپر کے حصہ پر لپٹی تھی۔ ایک انہی نے انہیں دیکھا وہ انہیں چارہ

نہیں تھا۔ اس نے ان کو لڑا اور فرمایا کہ وہ وقت کے امیر المومنین تھے۔ اس کا نکات کے اوپر چلے پھرے انسانوں میں سے سب سے اونچے انسان تھے۔ مگر ان کے لباس پر بدھ بکرتے تھے۔ جب کبھی خزانہ عوام کے محاسب کیلئے خزانہ میں آتے تو سونے اور چاندی سے خطاب فرماتے میرے سوا کسی کے چہرے کو چاہو سفید مرنے کا ذمہ میرے اللہ کا رنگ خوب جتنا ہے۔ وہ اپنے کرتے کو بوند بھی لگاتے تھے اپنا جوئے خود کا بھینٹے تاسوڑے بھی بیٹے لکھا تا قیوم اور جنگ کھاتے انواع و اقسام کے لڑ بڑ کھاتے انہوں نے کبھی نہیں کھائے تھے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ حکومت و سیاست کو خدا کی مقدس امانت جانتے تھے۔ انہوں نے عوام الناس کی حکومت اس لئے سنبھالی تھی۔ کہ وہ انہیں ہر طرح کا سکھ پہنچائیں۔ تاریخ نے شہادت دی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد میں عوام بڑے خوش حال تھے۔ اور انہیں زندگی کی ہر فراغت میسر تھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت تاریخ اسلام میں ضرب المثل بن چکی ہے۔ تمام غزوات میں آپ کا حصہ تیار ہی تھا۔ جنگ بدر میں فوج کا ایک پرچم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ جنگ کے آغاز میں ایک عسکری کافران کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوا۔ اور پورے جنگ میں انہیں کافروں کو آپ کی تلوار نے لقمہ اجل بنایا۔ غزوہ احد اسلام کی دوسری بڑی جنگ تھی۔ اس جنگ میں بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بڑے شاعرانہ انداز میں انجام دیے۔ قریش کے تقریباً سبھی نامی گرامی سردار آپ کے ہاتھ سے ہلاک ہوئے اس جنگ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جسم پر سترہ زخم آئے۔ شہر قحط حضرت علی کا لقب ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان جب شہر پر حملہ آور ہوئے تھے اور اس کا محاصرہ کر لیا تھا۔ تو متواتر پانچ دن تک کامیابی نصیب نہیں ہوئی تھی۔ چھٹے روز رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کل اس شخص کو ظم دیا جائے گا۔ جوا اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ اور وہ غریب کو روکے گا۔ یہ طہر بردار حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ فتح مکہ کے وقت بھی فوج کا ظم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد تھا۔

جنگ حنین میں ثابت قدم رہنے والے چند صحابہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ شامل

تھے۔ صرف غزوہ جہوک کے موقع پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل دیما کی خبر گیری کے لئے آپ کو مدینے میں رہنے دیا۔ مگر فکر کے چلے جانے کے بعد شوق جہاد نے آپ کو بے تاب کر دیا۔ اور جہوک کے مقام پر آپ لشکر کے ساتھ چلے۔ یہاں رسول خدا ﷺ نے وہ مشہور تقرار ارشاد فرمایا۔ "اے علی کیا تم اس سے خوش نہیں کہ تم مجھ سے دو نسبت رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ بس فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔

حضور علیہ السلام نے اپنے زمانے میں آپ کو مبلغ اسلام بنا کر صحن روانہ کیا لیکن آپ منصب قضاء پر بھی فائز ہوئے اور اس طرح اسلام کے سب سے پہلے جج اور قاضی ہونے کا شرف بھی آپ کو نصیب ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد خلافت راشدہ کے عہد میں بھی حضرت علی کی شخصیت بھی بڑی اہمیت کی حامل رہی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں تین اہم محفلے آپ کے سپرد تھے۔ آپ خارجی اور داخلی امور میں تمام سرکاری خط و کتابت کے مگران تھے۔ اور اسیران جنگ کے ساتھ معاملات اور زکوٰۃ کا حساب و کتاب آپ ہی رکھتے تھے۔ جب خلافت کے اولین ایام میں یہ خطرہ درپیش ہوا کہ کئی ایسا نہ ہو کہ مرتدین مدینہ پر حملہ کر دیں۔ تو اس وقت جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جن تین شاہ سرداروں کو مدینہ کی حفاظت کا کام سونپا انہیں اسے ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

جناب عمر فاروق بھی ان پر بڑا اچھا کرتے تھے اور بارہ روزوں پر جانے تو اپنی جگہ نہیں رہتا نائب بن جانتے تھے۔ جناب علی رضی اللہ عنہ نقل پر بیوزگار شب بیدار، خدا ترس، بلند ہمت، بہادر، فیاض، صفا، صمیم، سچائی، حق پرست سیاست دان، مدبر و دراندیش، حضور ﷺ کے محبوب، علم و حکمت کا سرچشمہ تھے۔ یعنی حضور ﷺ کا شہر اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ تھے۔

بدوش غریب و لایت کا مٹھائے کمال

زمانہ لا نہ سکے گا کبھی علی کی مثال

عرس مبارک کی روداد

از: محمد عدیل یوسف مدنی

مسلمانانِ عالم کا معمول ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کا سال میں عرس منعقد کرتے ہیں جس میں ہزاروں اسلام جمع ہوتے ہیں۔ صاحبانِ علم و ربی قرآن و حدیث دیتے ہیں۔ اجتماعی توبہ کی جاتی ہے۔ تلاوت قرآن، ذکر و ورد کی محافل سہائی جاتی ہیں۔ دکھ درد ہانے جاتے ہیں۔ آنکھ عرس کے انعقاد تک خدمت اسلام کرنے کے دستور بتاتے جاتے ہیں۔

گھر آخرت کا درس دیا جاتا ہے۔ اور صاحبِ حزار بزرگ شخصیت کی سیرت تعلیمات اور تقویٰ بیان کر کے اپنی اپنی زندگیوں بہتر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ہر کمال ولی اللہ کی زندگی بلاشبہ شریعت مطہرہ کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ کوئی بھی ولی غوثِ قلب ابدال شریعت محمدی کے بغیر درجہ کمال تک نہیں جاسکا۔ جہاں بھر میں کی آستانے، خانقاہیں اور محلات سے طالبین حق نے مقصدِ حیات کا نور حاصل کیا اور اپنے کامل شیخ کی محبت اطاعت کے سبب بارگاہِ رسالت میں مقبول ہوئے۔ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ اولیائے کاشعین کی عظمت نے فیروں کو اپنا بنایا۔ یہی وہ کامل ہستیاں ہیں جنہوں نے لغزت کی جگہ محبت کا کالج برپا اور اسلام کا سمندر بلند فرمایا۔

انہی مقدس ہستیوں میں ایک عظیم ہستی غوثِ ثماں حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنوی نیروی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کے فیض سے ہزاروں لاکھوں افرادِ راہِ حق کے مسافر بنے اور معرفتِ الہی کے حقدار ٹھہرے دربارِ فیہارِ نبویاں شریف آزادِ تعمیر میں حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت میر جانی غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس مبارک مورخہ 28-29 مئی بروز ہفتہ اتوار منعقد ہوا۔ پورے پاکستان میں عرس مبارک کی تقریب کے اشتہارِ فلکس اسکر لگائے گئے۔ اس سال بالخصوص رکشوں کے پیچھے فلکس لگانے سے پہلے قائمہ ہوا۔ اُن تک بھی پیغام پہنچا جو پہلے بھی شریکِ برکت نہ ہوتے تھے۔

ہردان ملک، ملک بھر سے قافلے نیرویاں شریف پہنچے کس اعزاز اور کس وقار سے اس کا

اعزاز و وقار صرف کھینے والے کو ہی ہو سکتا ہے۔ کیا خوب نگارہ کر تمام حاضرین لا الہ الا اللہ کی پرکھ صدائوں میں حاضر ہو رہے تھے۔ 27 مئی بروز جمعہ المبارک کو قافلے پہنچ چکے تھے۔ بعد نماز مغرب ایک روحانی تقریب منعقد ہوئی جس میں ثنابت کے فرائض خلیفہ علامہ قاری واجد نسیم مدنی و سک والوں نے سرانجام دیے۔ علمائے اہلسنت کے پر مغز خطابات ہوئے۔ یہی طریقہ صابزادہ عظیم الدین مدنی آف برکھم نے علمی و اسلامی بیان فرمایا۔ اور آخر میں مرشدِ کریم کے لختِ جگر حضرت صاحبزادہ نور العارفین مدنی صاحب نے عجب الہی کے خوبصورت عنوان پر خوبصورت خطاب فرمایا۔ ملت ذکر دعا ہوئی۔ اور تمام حاضرین کو لکھڑی صوفیہ کتال فرماتے کیلئے محی الدین اسلامی بے خودی کے وسیع و عریض محن میں جانے کا حکم دے دیا۔ نور کے نوالے لکھ شریف تمام حاضرین نے سیر ہو کر کتال فرمایا۔ 28 مئی بروز ہفتہ صبح دس بجے مرشدِ کریم حضرت خواجہ غلام الدین مدنی صاحب دامت برکاتہم العالیہ مندر پر جلوہ افروز ہوئے اور ملاقات کا سلسلہ شروع ہوا۔ نمازِ عصر تک ایک لمبی قطار میں درود شریف پڑھتے عشاق اپنے مرشدِ کریم سے شرفِ ملاقات حاصل کرتے ہیں۔ چونکہ ایک بڑی تعداد بھی ملاقات کی منتظر تھی۔ نمازِ عصر با جماعت ادا کرنے کے بعد ملاقات کا آغاز ہوا۔ نمازِ عصر تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

دربارِ فیہار کے محن میں ایک بادشاہِ سلطنت بنایا گیا۔ پنڈال میں دریاں بچھا لی گئی۔ بعد نماز مغرب محفلِ حسنِ قرات کا انعقاد کیا گیا ثنابت کے فرائض راہم الحروف بندہ ناچ محمد عدیل یوسف مدنی اور میری جماعت کے عظیم عالم دین علامہ مظہر الحق مدنی صاحب نے سرانجام دیے۔ قرائے کرام نے نہایت خوبصورت تلاوت کلام مجید سے تمام حاضرین کو محظوظ فرمایا۔

صاحبزادہ نور العارفین مدنی، صاحبزادہ عظیم الدین مدنی، صاحبزادہ احمد رضا غزنوی صاحب نے محفل کی صدارت فرمائی۔ یہ نشست مرشدِ کریم کی ہمیشہ صلابت اور صاحبزادہ احمد رضا غزنوی کی والدہ ماجدہ کے جہلم شریف کے نام سے منسوب تھی۔ ایک بڑی تعداد کلام مجید درود شریف اذکارِ اماں جان رحمۃ اللہ علیہا کے ایصالِ ثواب کیا گیا اور درجاءت کی بلندی کی دعا

ہوئی۔ فکر صدیقیہ کا اعلان کر دیا گیا۔

29 مئی بروز اتوار سانچ پر ملائے کرام کی کثیر تعداد موجود تھی۔ آقا زکریا علیہ السلام نے 11 بجے ہوا۔ تلاوت و نعت خوانی کے بعد ملائے کرام کو دعوت خطاب کا سلسلہ شروع ہوا۔ ہر عالم دین کو 10 منٹ کا وقت دیا گیا۔ ہر ایک جیلہ عالم نے مختصر اور جامع خطابات فرمائے۔ آخری نعت بعد نماز عصر منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید معروف قاری علی اکبر نعیمی صاحب نے فرمائی۔ سابق وزیر اعظم آزاد کشمیر سردار شعیب خاں صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ تیریاں شریف پوری دنیا میں ایک ایسی پہچان رکھتا ہے حضرت سیدنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کارہائے نمایاں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ حضرت کے وجود سے پوری کائنات روشنی حاصل کر رہی ہے۔ بعد ازاں رحمت خداوندی جوش میں آئی۔ اور بارانِ رحمت کا ایک دلنشین سلسلہ شروع ہوا۔ مرشد کریم نے چند ارشادات کے بعد دعا فرمادی اور عام اجازت کا اعلان کر دیا۔ چند کلمات ذکر ہوا۔ بارشِ نعمت کی سورج نے آنکھ کھولی تو سارا اجتماع اپنی جگہ پر موجود تھا۔ مرشد کریم سے درخواست کی گئی کہ کرم فرمادی فرمائیں پنڈال ایک بار پھر دعا کا مشتاق ہے۔ اللہ ہو کی صداؤں میں مرشد کریم جلوہ افروز ہوئے اور خطاب میں فرمایا۔ شریعت افضل ہے۔ طریقت بعد میں ہے۔ شریعت درست ہے اور طریقت اس کا پھل ہے۔ روزانہ توبہ کرنے کا درس دیا۔ اور عالم اسلام کے لئے دعا فرمائی۔

دعا کے بعد اجازت ہوئی۔ یہ نظارہ ایسا نظارہ ہے کہ دیکھنے والا اپنا دل چھوڑ کر آتا ہے۔

تمام قارئین کو رمضان المبارک کی بخشش و مغفرت سے معمور ساتویں مبارک ہو۔ ادارہ

آپ اپنی ذکوۃ، صدقات، فطرت، عطیات علی الدین ٹرسٹ کے ذریعہ تمام ملنے والے ملی صدقوں کے مستحق ظہار و درۃ فی منصوبہ نجات کی تکمیل کیلئے علی الدین ٹرسٹ کو دیکر منہ اندھ جہیم حاصل فرمائیں۔

جامعہ محمدی الدین صدیقیہ فیصل آباد عطیات دینے کیلئے ان نمبر پر رابطہ کریں

0321-7611417, 0321-7840000, 0345-7796179

مجلد محمدی الدین جن شہروں سے آپ حاصل کر سکتے ہیں۔

پیر طریقت حضرت علامہ صاحبزادہ پیر محمد سلطان العارفين صدیقی صاحب مدظلہ دربار فیضیہ پاریس شریف آزاد کشمیر

علامہ خلیفہ مشتاق احمد علی صاحب

دارالعلوم محمدی الدین صدیقیہ اقبال نگر ساہیوال 0344-0304544

علامہ مظہر الحق صدیقی صاحب

دارالعلوم محمدی الدین صدیقیہ کجرات 0346-6011700

خلیفہ علامہ واجد حسین صدیقی صاحب جامع مسجد صوبہ اراکچ روڈ ڈسکہ 0300-7420661

حافظ محمد سر فراز صدیقی صاحب

محمدی الدین اسلامک سنٹر جہلم بوکن 0302-5803622

واجد شاہ سویش اینڈ بکریز کشمیر روڈ بانسہرہ 0300-5645117

محمد دانش صدیقی صاحب ایڈووکیٹ

اسلام آباد 0323-6084087

خلیفہ برکت حسین صدیقی صاحب

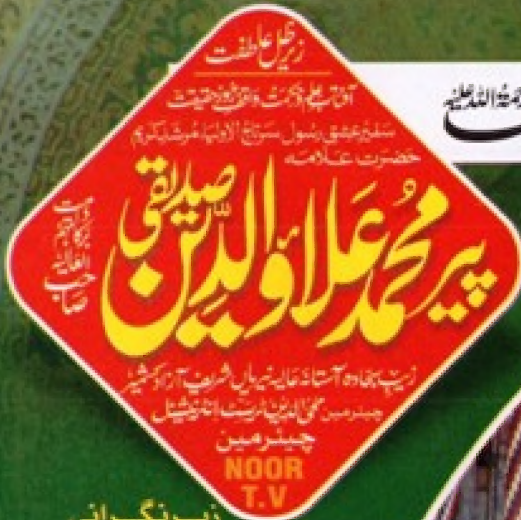
المدینہ سسٹم کپڑے کا ڈپو من بازار کوہٹہ 0344-5160379

مجلد محمدی الدین کثیر الاشاعت ماہنامہ ہے جو ملک و بیرون ملک پڑھا جاتا ہے۔ آپ اس ماہنامہ میں آپ اپنے کاروبار کی اشاعت کے لئے اشتہار بھی دے سکیں گے۔

رابطہ کیلئے: 0321-7611417, 0311-1981000

بفیضانِ نظر

نوٹ الامت غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ



زیرنگرانی

پہر طریقت رہ بر شریعت
صاحبزادہ
سلطان العارفین صلیقی

مرکزی جامع مسجد دربار فیضیہ
نیریات ٹریف آزاد کشمیر کے

حصولِ رحمت و مغفرت کیلئے
آخری عشرہ میں

توکلانی
رفیعی
ہاشمی

اجتماعی
اعتکاف کیجئے

نوٹ: گرم کپڑے گرم چادر سمراہ لائیں

برائے رابطہ
0333-5249094

غلام
نیریات ٹریف

مشتہر محمد عیسیٰ اویسی صلیقی

سہری و افطاری
کا بہترین انتظام
روزانہ محافل و ذکر
و سنت نبویؐ و بچکان
حلقہ راتوں میں
تسبیح بیداری
تربیتی دروس